REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۳۰ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۷ تبوک ۱۳۳۵ھش، ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۱۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ رؤیا

نوٹ:۔ یہ خواب ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی رات کو دیکھی گئی۔

"میں نے دیکھا کہ اماں جی بھی اس دنیا میں آئی ہوئی ہیں اور فرشتے سارے جو میں وہ آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ جو قرآن شریف میں یہودیوں اور منافقوں کے لئے آئی ہیں۔ اور جن میں یہ ذکر ہے کہ اگر تم کو مدینہ سے نکالا گیا۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی مدینہ سے نکل جائیں گے۔ اور اگر تم سے لڑائی کی گئی۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملکر مسلمانوں سے لڑائی کریں گے۔ لیکن قرآن کریم منافقوں سے فرماتا ہے۔ کہ نہ تم یہودیوں کے ساتھ ملکر مدینہ سے نکلوگے۔ اور نہ ان کے ساتھ ملکر مسلمانوں سے لڑوگے۔ یہ دونوں جھوٹے وعدے ہیں اور صرف یہودیوں کو انگیخت کرنے کے لئے اور فساد پر آمادہ کرنے کے لئے ہیں۔ اس آخری حصہ پر فرشتے زیادہ زور دیتے ہیں"۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی
۵۶-۹-۱

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی سے اسلام کو جو فتوحات حاصل ہو رہی ہیں

وہ عیسائیت کے لئے بہت بڑا خطرہ ہیں

یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ ہے۔

ایک عیسائی پروفیسر کی طرف سے افریقہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور عیسائیت کی شکست کا واضح اعتراف

جماعت احمدیہ کے ذریعے سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو عظیم الشان جہاد دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نہایت نیک نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ بالخصوص افریقہ کا تاریک براعظم جس سرعت سے نور اسلام سے منور ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے عیسائی حلقوں میں ایک کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور وہ علی الاعلان اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) ایک عیسائی پروفیسر ایچ جی ولیم سن نے ایک کتاب "مسیح یا محمدؐ" کے عنوان سے لکھی ہے جس میں اس نے افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ کا عیسائیت کے نقطۂ نگاہ سے جائزہ لیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے مجاہدین کی بدولت وہاں پر اسلام کو جو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ ان کا اعتراف کیا ہے۔ اس کتاب کے شروع میں جو تعارفی نوٹ دیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے عنقریب الفضل میں شائع ہو جائے گا۔ سردست اس کے بعض اہم حصے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ پروفیسر مذکور تعارفی نوٹ میں لکھتا ہے:۔

اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آجکل ترقی کر رہی ہے۔ لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ جماعت احمدیہ کو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب معرض خطر میں ہے۔ اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔

ڈاکٹر پارنڈر کے قول کے مطابق نائیجیریا کے جنوبی علاقہ میں جہاں مشرکانہ عقائد دم توڑ رہے ہیں۔ وہاں اسلام کے پیروؤں کو اکثریت حاصل ہو رہی ہے۔ اور ان کی تعداد میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔

احمدیہ جماعت ہندوستان اور افریقہ کے علاقوں میں وسیع طور پر پھیل چکی ہے۔ ان کے تبلیغی مراکز کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یورپ میں۔ لنڈن، پیرس، میڈرڈ، ہیگ، اور زیورچ میں ان کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح امریکہ میں۔ شکاگو، پٹس برگ، بوئنس آئرز میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ نیز سیریز کے مشرق میں ان کے تبلیغی مراکز عدن، ماریشس، طہران، سنگاپور جاوا اور سماٹرا میں موجود ہیں۔ مغربی افریقہ میں ان کا مرکز لیگوس ہے۔ یہ جماعت اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے دوسری جماعتوں سے ممتاز ہے۔

یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے آج یہ اطلاع موصول ہوئی ہے

جابہ ۶ ستمبر۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ÷

نوائے پاکستان کی ایک خبر کی تردید

مجھ پر ہرگز کوئی ظلم نہیں کیا گیا

مورخہ ۲۹ اگست کے نوائے پاکستان میں میرے متعلق جو کچھ نمائندہ اخبار مذکور نے خبر دی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مجھ پر ظلم کیا گیا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ میرے بیوی بچے میری تحویل میں ہیں۔ اور میں علی وجہ البصیرت احمدیت پر قائم ہوں اور خلافت حقہ پر دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور تمام زندگی اسی پر قائم رہنے کا عہد کئے ہوئے ہوں ÷

محمد صالح نور سرگودھا

ڈھاکہ میں دفعہ ۱۴۴ ختم کر دی گئی

ڈھاکہ ۵ ستمبر۔ آج ڈھاکہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ختم کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں سرکاری طور پر اعلان جاری کیا گیا ہے کہ حکومت نے دفعہ ۱۴۴ کے خاتمہ کا فیصلہ صوبہ کے ہونے والے وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمٰن کے مشورہ پر کیا ہے۔ ڈھاکہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ۲ ستمبر کو ہوا تھا ÷

مشرقی پاکستان کی نئی وزارت

ڈھاکہ ۶ ستمبر۔ اپوزیشن کے لیڈر مسٹر عطاء الرحمٰن نے آج بتایا کہ نئی وزارت کل اپنے عہدہ کا حلف اٹھالے گی ابتدا میں یہ وزارت ۵ ارکان پر مشتمل ہوگی ÷

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل، ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء

امن واماں کی بستی — ربوہ

ان اخبارات میں سے جنہوں نے ایک پلین کے مطابق ایک ہی مضمون "ریاست در ریاست" پر ایک دو دن کے اندر اندر اداریئے لکھے ہیں ایک سفینہ بھی ہے۔ اس سے پہلے چٹان نوائے وقت۔ آفاق کے اداریوں کا جائزہ لیا جا چکا ہے۔ اور جو الزامات ان اداریوں میں ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق جماعت احمدیہ اور اس کے نظام پر لگائے گئے ہیں۔ ان کا کسی قدر تفصیلی جواب ہم دے چکے ہیں۔ اور ضروری نہیں تھا۔ کہ سفینہ کا الگ جائزہ لیا جاتا۔ کیونکہ وہ دوسروں کے ساتھ اس لحاظ سے ایک ہی کشتی پر سوار ہوا ہے۔ اس لئے اس کے اداریہ کا جواب بھی ہمارے جوابات میں آچکا ہے۔ لیکن اس میں بعض باتیں ایسی کہی گئی ہیں۔ جن کا کسی قدر جواب ضروری ہے۔ اس سے پہلے چند تمہیدی الفاظ ہم کہنا چاہتے ہیں۔ کوہستان۔ سفینہ اور آفاق تو ابتدا ہی سے جماعت احمدیہ کے خلاف جو افترا ئیں گھڑی جا رہی ہیں۔ احراری اخبار "نوائے پاکستان" کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ البتہ نوائے وقت اور چٹان اپنے معمولی راستہ سے ذرا ہٹ کر "اداریہ نویسی" کی اس مہم میں شامل ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غور کرنے والا دماغ آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ یکدم ایک ہی مضمون پر تقریبًا ایک ہی انداز سے ان اخبارات کا لکھنا کوئی خاص معنی رکھتا ہے۔ اور کوئی ایک ہاتھ ہے۔ جس نے ان مختلف اخبارات کو ایک ہی وقت میں ایسے اداریوں پر قلم اٹھانے کی تکلیف دی ہے۔

پنجاب کی گذشتہ احراری تحریک میں بھی جو فسادات پر منتج ہوئی تھی۔ ایک خاص حلقہ کی طرف سے احمدیت کے خلاف اداریئے لکھ لکھ کر ان اخبارات میں شائع کئے جاتے تھے۔ جن کو حکومت کے روپیہ سے مدد دی جاتی تھی۔ جس کا پردہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں اچھی طرح چاک کیا گیا ہے۔ اور جس کا کلیو سب سے پہلے روزنامہ نوائے وقت کے فاضل مدیر جناب حمید نظامی صاحب نے ہی ڈاکٹر قریشی کو مہیا کیا تھا۔ پہلی دفعہ تو یہ ان کی محض تحقیقات کا نتیجہ تھا۔ اور بالکل صحیح نتیجہ تھا۔ مگر اس دفعہ تو انہیں ذاتی علم معلوم ہوتا ہے۔ خیر آج نہ سہی۔ کوئی نہ کوئی وقت آئے گا۔ جب وہ اس راز سے بھی پردہ اٹھا دیں گے۔ ہمیں صبر و انتظار سے کام لینا چاہیئے۔

خیر یہ تو

مطلع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات

والی بات ہے۔ مگر جو کچھ ہم سفینہ سے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صرف یہ ہے کہ معاصر کی باتوں کا ہمیں افسوس نہیں۔ کیونکہ کسی مصلحت کے ماتحت وہ افترا سازی میں "نوائے پاکستان" کا ہم سفر ہی نہیں ہے۔ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی کہیں آگے نکل جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ معاصر محض اپنی افترا سازی میں مہارت دکھانے کے لئے ایسا کر رہا ہو۔ اور ممکن ہے کہ کوئی اور عوامل کام کر رہے ہوں۔ جن میں سے ایک "چند زیادہ" پرچے فروخت کر لینا ہی ہو سکتا ہے۔ جب ہاکر انارکلی وغیرہ میں یہ آواز لگاتا ہے کہ "ظفر اللہ خاں نے خلافت سے دستبرداری دینے سے انکار کر دیا"۔ تو کون ہو سکتا ہے جو دو آنے خرچ کر کے ایسی عجوبہ خبر پڑھنے کے لئے بیقرار نہ ہو جائے۔ خواہ بعد میں اس کو پچھتانا ہی پڑے۔ اگر ہمارا یہ قیاس درست ہے۔ تو اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری صحافت کو کیا کیا مشکلات درپیش ہیں۔ کیا یہ عبرتناک نہیں ہے۔ کہ "وقار انبالوی" جیسا پرانا صحافی ایک ایسے اخبار کی ادارت کرنے کے لئے مجبور ہے۔ جس کو اپنا ایک ایک پرچہ بیچنے کے لئے سو سو پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ اور خبروں کو "سنسنی خیز" بنانے کے لئے "خون جگر" تک ہی نہیں کھانا پڑتا۔ بلکہ کچھ اور بھی کھانا پڑتا ہے۔

جہاں تک مالک "سفینہ" جناب شمسی صاحب کا تعلق ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اس نیک آدمی کو یا تو کسی غلط فہمی میں رکھا گیا ہے۔ ورنہ یا انہیں خبر ہی نہیں کہ "وقار" صاحب "سفینہ" کا "وقار" قائم کرنے کے لئے کیا کیا فن کر رہے ہیں۔ خیر کچھ بھی ہو۔ ہماری صحافت کی حالت واقعی نہایت قابل رحم ہے۔ اور اسے تن و روح کا تعلق قائم رکھنے کے لئے ہر ایک چیز قربان کرنی پڑ رہی ہے۔ یہاں تک کہ احساس ہی جاتا رہا ہے۔ کہ اس بازی پر کیا کچھ ہارا جا رہا ہے۔ عقل و خرد۔ عزت و وقار — اور

عالم فاضل بیچ رہے ہیں اپنا دین ایمان

اپنے اس اداریہ میں سفینہ لکھتا ہے:۔

"ربوہ اس وقت کم و بیش بارہ ہزار کی آبادی کا قصبہ ہے۔ لیکن یہاں کوئی سرکاری ادارہ اب تک قائم نہیں ہو سکا۔ حتیٰ کہ تھانہ بھی نہیں"

وقار صاحب کی دانست میں ڈاکخانہ۔ ٹیلیفون۔ ریلوے سٹیشن۔ بجلی شاید سرکاری ادارے نہیں۔ البتہ ربوہ میں تھانہ واقعی نہیں ہے۔ جس کی وجہ وقار صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے یہ ہے کہ "ربوہ" "جرائم پیشہ" کی بستی نہیں ہے۔ البتہ یہاں باہر کے لوگ آ آ کر چوریاں ضرور کرتے ہیں۔ تفتیش میں پولیس کی پوری مدد کی جاتی ہے۔ یہ بھی شاید "ریاست کے اندر ریاست" ہے۔ اس طرح تو ہر گاؤں جس میں تھانہ نہیں "ریاست کے اندر ریاست" کہلائے گا۔

پھر آپ لکھتے ہیں:۔

"خود خلیفہ صاحب کی طرف سے کئی محکمے قائم ہیں۔ ان میں ہر محکمہ کے ارکان کو ناظر کہا جاتا ہے۔"

اس کے بعد آپ نے نظارتوں کی فہرست دی ہے۔ اور انہیں وزارتوں کا خود ساختہ نام دیا ہے۔ یہ صرف جماعت کا اندرونی نظام ہے۔ اس کا حکومت کے اختیارات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ چوری وغیرہ جرائم جو قابل دست اندازی پولیس واقعات یہاں ہوتے ہیں۔ ان کی باقاعدہ اطلاع پولیس کو دی جاتی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ربوہ میں بھی ملکی قانون ہی لاگو ہے۔ جماعت کے نظام کے قواعد و ضوابط ہر تنظیم و جماعت کی طرح موجود ہیں۔ ان کے دیکھنے سے واضح ہو سکتا ہے۔ کہ جماعتی نظام کو حکومتی نظام سے ذرا بھی تصادم نہیں ہوتا۔ بلکہ حکومتی نظام کے قیام میں یہ قواعد و ضوابط ممد و معاون ہوتے ہیں۔ کوئی ملکی تقریب ہو۔ یہاں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر منائی جاتی ہے۔ اور پاکستان کا جھنڈا لہرایا جاتا ہے۔ اس کی شہادت تو ریل پر سفر کرنے والے مسافر بھی دے سکتے ہیں۔ شاید سارے پاکستان میں ربوہ ہی ایک ایسی بستی ہے۔ جس میں کوئی شخص قانون ہاتھ میں نہیں لیتا۔ کیونکہ ان کی تربیت ہی اس نہج پر ہوتی ہے۔ اس طرح ربوہ صحرا میں امن و امان کا ایک نخلستان ہے۔ جس کے شام و سحر امن کے سایوں میں گزرتے ہیں۔ اور جس کی فضا حمد و تسبیح اور اذانوں کی خوشبو سے معطر رہتی ہے۔ اگر ملکی قانون کی اطاعت کرنا جرائم سے بچنا اور پرامن رہنا جرم ہے۔ تو بے شک ہم بڑے مجرم ہیں۔

کیا وقار صاحب چاہتے ہیں۔ کہ یہاں دن رات کلہاڑیاں اور ڈانگیں چلتی رہیں۔ اور تھانہ ہر وقت اپنا اڈا جمائے رہے۔ تب حکومت کی حکومت سمجھی جائے گی۔ ورنہ یہاں خلیفہ کی حکومت ہے۔ جیسا کہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اس طرح ربوہ میں خلیفہ صاحب کی حکومت بلا شرکت غیرے قائم ہے۔ اور وہ اپنی "امت" پر وہاں سے اسی طرح حکمرانی کرتے ہیں۔ جس طرح کوئی با اختیار اور مالک مطلق آقا اپنے غلاموں پر کرتا ہے۔ خلیفہ کا حکم ان کے ہر مرید کے لئے آخری حکم ہے۔ اس لئے حقیقی یا فرضی منافقین کے متعلق خلیفہ نے جو حکم دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس پر کس قدر سختی سے عمل ہوا ہوگا۔ اور جو لوگ اس حکم کی زد میں ہیں۔ ان پر کیا گذرتی ہوگی"۔ (روزنامہ سفینہ مورخہ ۲ ستمبر ۵۶ء)

جناب من "ربوہ" میں کسی پر کچھ نہیں گزرتی اور نہ کہیں اور ان پر کچھ گذرتی ہے۔ صرف آپ کی "افتراؤں" میں ان پر گذرتی ہے جو کچھ گذرتی ہے۔ حقیقت میں کسی پر کچھ نہیں گذرتی۔ اس لئے جب آپ کا ضمیر بیدار ہو جائے گا۔ تو آپ کے نزدیک بھی سب خیر سلا ہی ہوگا۔

سفینہ نے اسی اداریہ میں کوہستان لاہور کا ایک افترائی اقتباس درج کر کے پوچھا ہے کہ

"الفضل بتائے کہ نوائے پاکستان تو اس کا دشمن تھا کیا کوہستان سے بھی اس کی کوئی دشمنی ہے۔ اور پھر "چٹان" سے بھی اس کی کوئی لاگ ڈانٹ ہے۔ کیا یہ سب کے سب جھوٹے ہیں"

ہم سفینہ ہی سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ "کوہستان" اور "چٹان" کو کیا سمجھتا ہے ؎

ولی را ولی مے شناسد

خلافت کی اہمیت

از محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی

مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے جو ان دنوں بغرض علاج انگلستان گئے ہوئے ہیں قائد مجلس کراچی کے ذریعہ احباب جماعت احمدیہ کراچی کے نام مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خلافت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یہ ضرور قائم رہے گی اور حضور اقدس نے اسے قدرت ثانی قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مبائعین نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت بغیر کسی حیل و حجت کے کر لی۔ پھر جب خلافت ثانیہ کا وقت آیا اور اختلاف پیدا ہوا۔ تو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جناب مولوی محمد علی صاحب (مرحوم) سے فرمایا کہ میں اس امر پر رضامند ہوں کہ آپ کی یا کسی اور کی بیعت بطور خلیفہ کر لی جائے۔ لیکن یہ کبھی ماننے کے لئے تیار نہیں کہ سرے سے خلافت ہونی ہی نہیں چاہیئے۔ پھر آپ نے اور ہم نے دیکھا کہ جس گروہ نے خلافت سے انکار کیا وہ باوجود اس کے کہ شروع میں دعویٰ کرتے تھے کہ اگر جماعت کے ۲۰ حصے کئے جائیں تو ۱۹ ان کے ساتھ ہیں۔ بعد میں کس طرح بیسواں حصہ بھی نہ رہے۔ یہ الٰہی فیصلہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت خلافت کے ساتھ نہ ہوتی تو کس طرح مبایعین کا گروہ ترقی کر جاتا۔ اور پھر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جن کو چھوٹے کہا جاتا تھا۔ کیسے درخشندہ ستاروں کی طرح چمکے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے کتنی عظیم الشان خدمت اسلام لی۔

یہ تو اصولی طور پر خلافت کے متعلق تھا۔ لیکن موجود خلیفہ تو صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ موعود خلیفہ اور مصلح موعود ہے۔ جس کے مقام کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ہر وقت مد نظر رکھنا چاہیئے کہ

مقام او مبیں از راہ تحقیر
بدور انش رسولاں ناز کردند

اس خلافت سے علیحدگی یا انکار یا اس کی مخالفت کر کے کوئی شخص احمدی نہیں رہ سکتا۔ بلکہ وہ یہ عملاً کہہ رہا ہوتا ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں رکھتا۔ بلکہ احمدی کہلا کر ایسا کرے۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چالیس دن رات دعا کی۔ اور اس کی قبولیت کے نتیجہ میں یہ وجود حضور اقدس کو عطا فرمایا گیا جس کے متعلق بعض علامات اور خصوصیات پیشگوئی میں بتلائی گئیں جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور شاہد ہو گئیں۔ ان کی تفصیلات احباب کو معلوم ہیں۔ اس لئے میرے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک بات البتہ یاد رکھنی چاہیئے وہ یہ کہ اس موعود کے وقت میں ابتلاؤں کا آنا ضروری تھا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اشاروں سے واضح ہے۔ مثلاً مقام او مبیں از راہ تحقیر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے مقام کو چھوٹا کر کے ظاہر کرنے کی کوشش کی جائیگی پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اشعار سے واضح ہے کہ اندھیرے آئینگے مگر اس چاند سے اللہ تعالیٰ تمام اندھیروں کو دور فرمائے گا۔ فرمایا ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر فرمایا ؎

بحث جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ کا شروع ایام کا وہ خواب جس میں حضور کو دکھایا گیا کہ حضور نہایت دشوار گزار راستوں اور پہاڑوں سے گزر رہے ہیں۔ اور فرشتہ کہتا ہے کہ کسی قسم کے خوف کی ضرورت نہیں۔ آپ بڑھتے چلے جائیں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" پس ایسے اندھیروں کا آنا ضروری تھا۔ مگر وہ قائم نہیں رہ سکتے۔ وہ اندھیرے اندرونی فتنوں کی شکل میں ہوں یا بیرونی سب کو اللہ تعالیٰ رفع کرے گا۔ اور اس موعود کو تمام فتوحات اسلامیہ اس رنگ میں عطا فرمائے گا۔ کہ قومیں ایک ہی جھنڈے یعنی سیدنا ومطاعنا و محبوبنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے امن اور آرام حاصل کریں گی۔

ایسے اوقات مومن کے لئے گھبراہٹ کا موجب نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ اس کے ازدیاد ایمان کا باعث بنتے ہیں۔ البتہ منافقین کا پول ضرور کھل جاتا ہے اور اس طرح ایسے فتنے بھی الٰہی سلسلوں کے لئے خیر و برکت کا باعث بن جاتے ہیں اگر یہ ابتلاء نہ آئیں تو تمیز الخبیث من الطیب نہیں ہو سکتی۔

لہذا احباب سے میری درخواست ہے کہ آپ دعاؤں میں لگ جائیں اور خدمت سلسلہ کے جذبہ کو اور زیادہ مضبوط کریں۔ یاد رکھیئے یہی اوقات ہوتے ہیں جب عشاق اور مجاہدین دونوں گروہ بہشتی مقامات حاصل کر لیتے ہیں۔ اور بد قسمت ہیں وہ لوگ جو ایسے مواقع پر ڈانواں ڈول ہو کر یا سست ہو کر رضائے الٰہی کے مقامات کو کھو دیتے ہیں۔

اور بد قسمت ہیں وہ جو دیکھتے ہیں کہ انجام معلوم کر لیں۔ پھر جو پلہ بھاری ہو ادھر ہو جائیں گے۔ وہ بھی دراصل منافق ہوتے ہیں۔ جو لا الی ھؤلاء اور لا الی ھؤلاء والے بھی بدبختی سے حصہ پاتے ہیں۔ صرف مومن رضاء الٰہی کو حاصل کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتلاء سے گزرنا بعض تکالیف کو گوارا کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو مجاہدہ کیا رہا۔ یا عشق کا دعویٰ کیا ہوا۔ مصائب و تکالیف میں سے گزرنے کے لئے ہر دم ہر لحظہ تیار ہو۔ اور پھر تم قدرت الٰہی کا تماشہ دیکھو گے۔ مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے

خلافت

خلافت سرمستی ہے خلافت رازِ قدرت ہے
خلافت روحِ مذہب ہے خلافت جانِ ملت ہے

خلافت اہلِ ایماں کیلئے بارانِ رحمت ہے
خلافت نوعِ انساں کے لئے سامانِ حدت ہے

خلافت ہے ہدایت کے لئے تکمیل کا باعث
خلافت ہے شریعت کے لئے تکمیل کا باعث

خلافت حق تعالےٰ کی محبت کا نشاں سمجھو
خلافت کی اطاعت میں حیاتِ جاوداں سمجھو

خلافت ہی میں پوشیدہ متاعِ آسماں سمجھو
خلافت ہی سے وابستہ نجاتِ دو جہاں سمجھو

غرض جب بھی کبھی اس دور کا آغاز ہوتا ہے
نیا ساقی نئی محفل نیا انداز ہوتا ہے

مداوائے ضلالت ہیں تو ہم اہلِ خلافت ہیں
شناسائے مشیّت ہیں تو ہم اہلِ خلافت ہیں

نگہدارِ نبوت ہیں تو ہم اہلِ خلافت ہیں
علمدارِ خلافت ہیں تو ہم اہلِ خلافت ہیں

یہ سب شیرازۂ ظلمت پریشاں ہونے والا ہے
کوئی دم میں طلوعِ صبحِ تاباں ہونے والا ہے

کیا ہم اس سے کہیں زیادہ مشکل اوقات اور مقامات سے نہیں گذرے۔ کیا کسی وقت ہمارے حافظ و ناصر اللہ تعالےٰ نے ہم کا ساتھ چھوڑا۔ ہرگز نہیں کبھی نہیں چھوڑا تو پھر یہ ابتلاء کیا وقعت رکھتا ہے۔ اللہ رکھا وغیرہ کے قماش کے لوگوں سے ہم واقف ہیں۔ یہ وہی اللہ رکھا ہے۔ جس کو میں نے دھتکارا تھا اور اس وقت خدام دار الانصار کے بعض احباب موجود تھے۔ اللہ رکھا تو کجا کسی حیثیت کا آدمی بھی کھڑا کیوں نہ ہو جائے وہ یقیناً ناکام ہوگا۔ مولوی عبد الوہاب عمر کے متعلق مجھے افسوس ضرور ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ لاکھوں کروڑوں عبد الوہاب عمر بھی ٹکر لیں تو انجام وہی ہوگا جو پہلوں کا ہوا۔ کیا ہم نے بڑوں بڑوں کو اختلاف (خلافت ثانیہ) کے وقت نہیں دیکھا۔ کیا ہم نے عبد الرحمٰن مصری اور مستریوں کے فتنہ کو نہیں دیکھا۔ کیا ہم نے لطیف اینڈ کو کے فتنہ کو نہیں دیکھا پھر یہ کو نسا پہاڑ ہم پر گر ا لیں گے۔ ہمارے لئے روحانی ترقی کا ایک موقعہ ضرور پیدا ہوا ہے کہ ہم خلافت سے اپنی وابستگی کا عاشقانہ مقام تک لے جائیں اور اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ مبارک ہے وہ جو اس وقت سے فائدہ اٹھائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

درخواست دعا

خاکسار کی خالہ زاد بہن امۃ الوہاب بیگم صاحبہ بنت قاضی محمد عبد اللہ صاحب سابق ناظر ضیافت اہلیہ عبد اللطیف خاں صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ایجی ٹک بیمار ہیں اور وہ سامی سینی ٹوریم میں زیر علاج ہیں نیز خاکسار کی ماموں زاد بہن سیدہ نعیمہ نعیم صاحبہ بنت سید محمد سعید سلیم صاحب کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے خون کی کمی کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب اکرام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد مندانہ درخواست دعا ہے

اکرام اللہ دفتر وکیل القانون ربوہ

ولادت

مکرم بھائی محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاں ۲۵؍۸ کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ لڑکے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں

(محمد احمد نذیر احمد احمدی لائلپور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں

احباب جماعت کے اخلاص نامے

محمد دین صاحب گوجرانوالہ کا خط

بخدمت سیدنا و امامنا حضرت مصلح موعود ایدہ الودود۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور! اتوار کے دن ۲۶ اگست کی بات ہے۔ صبح ۱۰½ بجے کے قریب ایک شخص محمد یونس جو پلنگ پور کا رہنے والا ہے اور جسے میں احمدی کی حیثیت سے جانتا تھا۔ میرے پاس آیا۔ اس کے سلام کا میں نے جواب دیا اور دوکان میں بٹھایا۔ حضور مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ شخص جسے میں احمدی کی حیثیت سے جانتا ہوں۔ در اصل منافقین کی ٹولی کا ایک فرد ہے اور میرے ایمان کو لوٹنے کے لئے ہمدرد کے بھیس میں آرہا ہے۔ محمد یونس نے حضور کی ذات اقدس پر اسی طرح صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پر بہت ہی ناواجب اشتعال انگیز اعتراضات کئے اور الزامات لگائے۔ میں نے اس سے کہا تم حضرت صاحب پر صرف اپنی ذاتی رنجش کی وجہ سے اعتراض کر رہے ہو۔ اس کی اس گستاخی پر حضور میری تو جان جل گئی مجھ سے کچھ برداشت نہ ہو سکا۔ میں نے بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پایا۔ صبر کے گھونٹ پی کر میں نے اس کی طرف دیکھا اور کہا۔ یونس یاد رکھنا تم بہت ذلیل ہوگے کہنے لگا تمہاری نظروں میں ذلت ہو۔ مگر ہم اس سے بھی زیادہ عزت پائیں گے۔ میں نے کہا احمدیت کو فراموش کرکے تم کہاں پناہ لے سکو گے۔ سوائے پیغامیوں کے۔ کہنے لگا۔ پیغامیوں پر میں لعنت بھیجتا ہوں۔ میں نے کہا تو پھر کہاں جاؤ گے۔ کہنے لگا۔ میں دوسری طرف چلا جاؤں گا۔ اس بات کی اس نے وضاحت نہ کی کہ دوسری طرف سے کیا مراد ہے۔ شاید وہ عام مسلمان مراد لیتا ہو۔ میں نے کہا تم لوگ غلطی کر رہے ہو شاید حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے لڑکے معافی مانگ کر پھر حضور کے تابع ہو جائیں۔ تم کیوں اپنا آپ تباہی میں ڈال رہے ہو۔ کہنے لگا۔ وہ بات ہی گئی۔ کسی نے معافی نہیں مانگنی۔ میں ربوہ سے مل کر آیا ہوں میں ربوہ والوں کو بھی جانتا ہوں۔ کسی نے بھی معافی نہیں مانگنی۔ حضور کی ذات پر وہ رکیک اور اخلاق سے گرے ہوئے انداز سے اعتراض کرتا تھا۔ کہنے لگا۔ میں حضرت صاحب کو مصلح موعود نہیں سمجھتا۔ میں نے جواب دیا۔ تمہارے نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے تب کہنے لگا۔ میں نے اپنے گھر والوں کو منع کر دیا ہے بالکل چندہ نہ دیں۔ جب تک میرا باپ یا دوسرے بوڑھے زندہ ہیں چندہ جاتا رہے گا۔ پھر کوئی نہیں دے گا۔

حضور میں جماعت کا ایک ادنیٰ ترین خادم ہوں آج جماعت جس امتحان سے گذر رہی ہے۔ وہ ایک سخت اور کڑا امتحان ہے۔ میں نے ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے جو کچھ دیکھا عرض کر دیا ہے۔ حضور یہ شخص بھی اس ٹولی کا ممبر ہے اور سخت بدزبان اور خطرناک ہے۔ نظام سلسلہ اور حضور کی ذات کو خاص طور پر نشانہ بنا کر ہوئے اور سیدھے سادے احمدیوں کو برگشتہ کرنا چاہتا ہے حضور میں نے محض آپ کی دعاؤں سے اس کے جال سے اپنے آپ کو بچا لیا ہے حضور میرے ایمان کے لئے دعا فرما دیں کہ خدا تعالےٰ مجھے حضور کے قدموں کی خاک بنا کر ہی اپنے پاس بلائے۔ آمین۔

معلوم ہوا ہے کہ محمد یونس مذکور عبد الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے پاس بھی گیا تھا۔ اور ان سے بھی گفتگو ہوئی ہے۔

حضور کا ایک ادنیٰ ترین خادم

بقلم خود محمد دین احمدی

اندرون کھاٹی کرسنگھ گیٹ گجرانوالہ

جماعت احمدیہ بھاکا بھٹیاں کا خط

ہمارے مقدس و محبوب آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور پُرنور کے الہام کے مطابق ارشِ خداوندی پر لبیک کہتے ہوئے ہم لوگ عرض پرداز ہیں۔ کہ ہم حضور سے "مدینہ والا معاہدہ" کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر حلفاً اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ جس کی اللہ تعالےٰ نے ۱۸۸۶ء ہوشیار پور کے مقام پر تضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں بشارت دی تھی۔ ہم ہیں حضور کے ادنیٰ ترین غلام۔ وابستگانِ خلافت۔ دعا گو خاکساران ممبران جماعت احمدیہ بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

ولایت محمد صاحب کنری سے خط

میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

پیارے آقا۔ یہ حضور پر نور کی دعاؤں اور بار بار کی تحریکوں کا نتیجہ ہے کہ خاکسار کو حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے ایک مدت سے خدا تعالےٰ نے دعا کی توفیق دی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ بھی ایسی ہی امید ہے اور خاکسار ہمیشہ حضور کے دامن سے وابستہ رہے گا

حضور کا ادنیٰ خادم اور دعاؤں کا محتاج

ولایت محمد طاہر۔ کیشیئر فیکٹری۔ کنری سندھ

چوہدری عنایت اللہ و محمد احمد صاحبان حافظ آباد کا خط

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم سب افراد خاندان اقرار کرتے ہیں کہ حضور برحق خلیفہ اور مصلح موعود ہیں ہم سچے دل سے عہد کرتے ہیں کہ اپنے آخری سانس تک خلافت کی خدمت کریں گے اور اپنے پیارے خلیفہ کے دامن سے وابستہ رہیں گے۔

خاکساران چوہدری عنایت اللہ محمد احمد ٹھیکیداران نزد گلہ درنت رام حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

فیض احمد صاحب آف گڈل کا بھیا کا خط

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور! اللہ رکھا ہماری برادری کا آدمی ہے۔ پرائمری تک اس کی تعلیم ہے۔ تعلیمی لحاظ سے بڑا کمزور رہا ہے۔ چوتھی جماعت تک میرا ہم جماعت رہا۔ غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ کر لینا اور چندہ وغیرہ نہ دینا اس کی عادت تھی

تاحال غیر شادی شدہ اور اپنے زمیندارہ کاروبار سے ناواقف رہا ہے۔ جب کبھی گاؤں آتا ہے۔ تو کسی نہ کسی بات پر برادری سے جھگڑیں کھا کر پھر چلا جاتا ہے۔

گاؤں آنے پر جب کبھی بھی مجھے ملا۔ میاں عبدالوہاب اور عبدالمنان صاحبان کی بہت تعریف کیا کرتا تھا۔ ہم بڑے ہی حیران ہوا کرتے تھے۔ کہ وہ صاحبزادے جو حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے چشم و چراغ ہیں خدایا وہ کس طرح کے ہیں۔ جو بقول اس کے اس کو اپنا عزیز بھائی سمجھتے ہیں مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت سید نذیر حسین صاحب مرحوم اللہ رکھا کو اس بناء پر سخت غصہ ہو رہے تھے۔ کہ تو ان ہر دو کے علاوہ باقی بزرگان سلسلہ کو کیوں بُرا کہتا ہے۔ اس پر اللہ رکھا نے معافی مانگ لی۔

پھر جب یہ ۴۹/۱۹۴۸ء میں قادیان سے واپس گھٹیالیاں آیا۔ تو ہم سب لوگوں نے اس سے بولنا چالنا بند کر دیا۔ اس پر اللہ رکھا نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ میرے پاس حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی معافی کی چٹھی ہے۔ بہرحال میں نے لوگوں کی باتیں ہی سن سن کر کہ اس کو معافی ہو گئی ہے۔ اس سے بولنا شروع کر دیا۔ اب مجھے خیال آرہا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ اس نے وہ چٹھی خود ہی لکھ لکھائی ہو۔ مجھے اس نے مولوی عبدالوہاب صاحب کی ایک دو چٹھیاں دکھائیں۔ جو بڑے تعلق کی تھیں۔ بہرحال اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کا شروع ہی سے اللہ رکھا سے خاص تعلق رہا ہے۔

جب قادیان میں اس کا درویشان سے مقدمہ چل رہا تھا۔ تو اللہ رکھا نے کسی چٹھی کا بعدالت مجسٹریٹ حوالہ دیا تھا۔ کہ یہ چٹھی پاکستان سے میرے وارثوں کی آئی ہے۔ کہ کسی احمدی نے میرے بھائی اللہ دتا کو قتل کر دیا ہے۔ صرف اس لئے کہ میرا درویشوں سے مقدمہ چل رہا ہے۔ عدالت موصوف نے غالباً ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ یا کسی اور مجاز افسر کو لکھا تھا۔ کہ گھٹیالیاں جا کر تحقیقات کرو۔ کہ اللہ رکھا کا بھائی کیوں اور کس طرح قتل ہوا ہے۔ چنانچہ متعلقہ پولیس آفیسر موقع پر آیا۔ دریافت کرنے پر اس کو معلوم ہوا۔ کہ یہاں کوئی قتل نہیں ہوا۔ اللہ رکھا کے بھائی بخیریت ہیں۔ اس نے یہ رپورٹ کر دی۔ د بھائی خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ جن کی طرف سے

نزدید شائع ہو چکی ہے)

جب اللہ رکھا گھٹیالیاں آیا۔ تو مجھے ملنے پر کہنے لگا۔ کہ اگر اس قسم کی چٹھیاں تو مجھے نہ لکھتا۔ تو میں نے درویشوں کو ختم کر دینا تھا۔ کیونکہ میں صرف اکیلا ہی نہیں تھا۔ بلکہ میرے پیچھے ایسے لوگ تھے جو مجھ سے مقدمہ کروا رہے تھے۔

پھر کہتا تھا کہ وہ چٹھیاں اب تک میرے پاس ہیں۔ میاں عبدالوہاب صاحب وغیرہ مجھے کہتے ہیں۔ کہ اس آدمی کے خلاف ربوہ قضا میں مقدمہ دے دو۔ ہم آپ کی مدد کریں گے۔

پھر گذشتہ سال جبکہ ہمارے ٹی آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کے مقابلہ میں بعض شر پسندوں نے ایک پبلک ہائی سکول گھٹیالیاں کا اجراء کیا۔ تو ہم لوگ اول الذکر سکول کی مدد کیا کرتے تھے۔ تو یہی اللہ رکھا جودھامل بلڈنگ لاہور سے جہاں وہ مقیم تھا۔ جناب چودھری بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے زید کا کو چٹھیاں لکھا کرتا تھا۔ جن کا ملخص یہ ہوتا تھا۔ کہ آپ کو گھٹیالیاں میں شریف آدمیوں سے تعلق رکھنا چاہیئے۔ نہ کہ "گامے ماجھے" سے۔ اور یہ کہ حرج کیا ہے اگر دوسرا سکول بھی چلتا رہے تو۔ آخر اس کو چلانے والے بھی تو شریف آدمی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضور۔ میں اللہ رکھا کو جانتا ہوں۔ وہ ہرگز اتنی سوجھ بوجھ کا آدمی نہیں۔ ضرور اس سے کوئی اور پڑھا لکھا آدمی یا گروہ ایسی حرکتیں کروا رہا ہے۔ اگر اللہ رکھا خود کچھ حقیقت رکھتا ہے۔ تو وہ گھٹیالیاں کی اتنی بڑی جماعت میں ایک پورا نہ سہی آدھا ہی اپنا ساتھی تو بتا دے۔ کیا اس کی تبلیغ اور اثر رسوخ کیمبلپور پشاور۔ مردان وغیرہ کی جماعتوں میں ہی کام کر سکتا ہے۔ جہاں وہ پیدا ہوا۔ بڑھا اور جوان ہوا۔ وہاں تو لعنت ملامت کی باتوں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ (چنانچہ اس کے سگے بھائیوں کے خطوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے)

خاکسار فیض احمد (حاجی) از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ولد چودھری شہاب دین مرحوم

عبدالکریم صاحب کشمیری کا خط

حضور والا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

موجودہ منافقین کے فتنہ سے حضور والا کے لئے دعا کی بہت تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ دراصل یہ فتنہ بھی ذاتی ہے۔ کیونکہ مری میں میں نے لوگوں کو کہتے سنا۔ کہ حضور کی بیگم صاحبہ پرنسپل بنی ہیں۔ حق آپا امۃ الرحمٰن صاحبہ کا تھا۔ جو بہت عرصہ پرانی ہیڈ مسٹرس رہ چکی ہیں۔ ایسی ایسی باتوں پر ان لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔

حضور کا ادنیٰ ترین خادم عبدالکریم کشمیری حال ڈونگا گلی بنگلہ ۱ براستہ مری۔

نوٹ:۔ یہ درست نہیں ہے اول تو پرنسپل اہلیہ صاحبہ سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم ہیں۔ وہ ان کی افسر ہیں۔ دوسرے امۃ الرحمٰن صاحبہ ہیڈ مسٹرس ایک کثیر رقم تنخواہ کی حاصل کر رہی ہیں۔ اور حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تو آنریری طور پر کام کر رہی ہیں۔

خورشید احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خاں کی خواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو رویا میں دیکھا۔ کہ ایک بارہ تیرہ سالہ نوجوان خوبصورت نے میری روح قبض کر لی۔ فوراً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے برآمدہ میں ایک دو بازوؤں والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ حضور کے دونوں پاؤں کے درمیان میں سجدہ کی حالت میں ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سرکار دو عالمؐ کے بائیں کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہیں۔ عالم رؤیا میں ہی معلوم ہوا۔ اسلام کی ترقی اس نوجوان کے ذمہ ہے۔ سرکار دو عالمؐ سے عربی میں کافی گفتگو ہوئی۔ اچانک منہ سے نیم بیداری میں الحمدللہ نکل گیا۔ پھر غیبی طاقت نے مجھے دبا لیا۔ اور میری جان نکال دی۔ سرکار دو عالمؐ تشریف لے آئے۔ اور آپؐ کا ہاتھ حضور کے کندھے پر ہے۔ نبی اکرمؐ پیارے بچے کی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہیں۔ اور ترقی اسلام چاہتے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھلی۔ اور الحمدللہ نکل گیا۔ پھر تیسری بار وہی حالت طاری ہوئی۔ عجیب لطف۔ خوشی کی رات گزری۔

بعد نماز فجر جب بیٹھا تھا۔ تو اتفاقیہ طور پر ایک کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو نکل آیا۔ وہی جو رات سرکار دو عالمؐ کی شکل دیکھی تھی۔ بالکل وہی شکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ فوراً شکرانہ کے نفل ادا کئے۔

خاکسار خورشید احمد (امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خاں بمقام لیاقت پور۔

قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی پشاور کینٹ کا خط

میرے پیارے آقا!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خاکسار جب جوان ہوا۔ تو دنیا سے دل برداشتہ ہو گیا۔ اور دل میں ایک تڑپ تھی۔ کہ اگر خدا تعالیٰ ہے۔ تو وہ مجھے ملے۔ دہلی چونکہ مرکزی شہر تھا۔ اور بائیس خواجاؤں کی چوکھٹ کہلاتا ہی تھا۔ اس لئے وہاں کے علماء سے ملا۔ وظیفے کئے۔ عشاء کے بعد سے ہزار دانوں کی تسبیح لے کر بیٹھنا اور فجر ہو جاتی۔ ہو حق کی جگہوں پر بھی چلّے کاٹے۔ مگر دلی مقصود نہ پایا۔ اب میں ایسے مقام پر تھا۔ کہ پکا دہریہ ہو جاؤں ۱۹۴۲ء میں لاہور C.M.A میں ملازم ہوا۔ احمدیہ بلڈنگس میں جلسے سنے۔ کچھ ان کا لٹریچر پڑھا۔ میرے بڑے بھائی صاحب مسلم ہائی سکول میں ٹیچر تھے۔ اور انہی کے ساتھ میں رہتا تھا۔ مولوی آفتاب الدین صاحب مرحوم سے دوستی ہو گئی۔ میں جماعت پیغام میں شامل ہو گیا۔ کم و بیش ایک سال رہا۔ اس تمام عرصہ میں کسی نے مجھ سے یہ نہیں کہا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مقدسہ کا مطالعہ کروں۔ جس قدر کتب دستیاب ہوتیں۔ وہ جماعت کے لوگوں کی تصانیف ہوتیں۔ ان سے میری تسکین نہ ہوئی۔ بالآخر میں نے ایک روز مولوی آفتاب الدین صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ مولوی صاحب فرمانے لگے۔ انجن پٹڑی پر چلتا ہے۔ وگرنہ دھنس کر رہ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں۔ پھر آپ کو کیف نصیب ہوگا۔ میں نے کہا۔ تو پھر مجھے کتب دیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ایک کتاب منظور الٰہی دی۔ جس میں مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات تھے۔ اور جلسہ مذاہب کی رپورٹ جس میں اسلامی اصول کی فلاسفی [illegible] ساری ساری رات بار بار پڑھا [illegible] دفتر میں ایک احمدی نوجوان شیخ لطف الرحمٰن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے تحریک کی۔ آپ تہجد میں دعاؤں سے کام لیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دریافت کریں۔ کہ کون راستی پر ہے۔

چنانچہ میں نے دعائیں شروع کیں۔ اور دونوں جماعتوں کو سامنے رکھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دستگیری فرمائی۔ چنانچہ مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ دیکھا۔ کہ ایک بچہ کے سامنے رحل پر قرآن مجید کھلا ہوا ہے۔ وہ پڑھتا ہے۔ اور صحیح پڑھتا ہے۔ وہ بچہ بہت ہی چھوٹا ہے۔ ایک آواز ہے۔ جو اس بچہ کو بار بار غلط پڑھاتی ہے۔ مگر وہ بچہ صحیح قرآن کریم پڑھتا ہے۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھا بچہ کو غلط پڑھایا جاتا ہے۔ مگر بچہ ہے کہ صحیح پڑھتا ہے۔ پھر دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہوا میں معلق ہیں اور تحدی سے فرماتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وغیرہ

(از مورخہ ۱۲/۸/۵۶ تا مورخہ ۱۷/۸/۵۶)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی)

ذیل میں چندہ امداد درویشاں وغیرہ کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد۔ انچارج حفاظت مرکز ربوہ ۳/۹/۵۶

(۱) ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ (امداد درویشاں) ۵–۰–۰

(۲) ملک عزیز احمد صاحب سیالکوٹ 〃 ۲–۰–۰

(۳) عزیزہ اختر صاحبہ بنت ملک عزیز احمد صاحب 〃 ۲–۰–۰

(۴) ملک عزیز احمد صاحب سیالکوٹ (عید فنڈ برائے درویشاں) ۱–۰–۰

(۵) محمد عبد اللہ صاحب چیرنگ کراس لاہور (قربانی قادیان) ۲۵–۰–۰

(۶) عزیز الدین خانصاحب حیدرآباد سندھ منجانب ہمشیرہ خود احمدی خاتون صاحبہ 〃 ۲۵–۰–۰

(۷) نسیم جمال صاحبہ اہلیہ چوہدری نصیر الدین صاحب بذریعہ قریشی افضال احمد صاحب۔ (امداد درویشاں) ۵–۰–۰

(۸) چوہدری علی محمد صاحب دفتر آڈیٹر تحریک جدید 〃 ۱–۰–۰

(۹) بیگم صاحبہ خان نیاز محمد خانصاحب بذریعہ پروفیسر نصیر احمد خانصاحب ماڈل ٹاؤن لاہور امداد درویشاں ۳۰–۰–۰

(۱۰) صوبیدار غلام رسول صاحب معرفت مجید آئرن سٹور ربوہ 〃 ۵–۰–۰

(۱۱) شیخ منظور احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲–۰–۰

(۱۲) ماسٹر محمد عمر صاحب سرگودھا 〃 〃 ۲–۴–۰

(۱۳) عنایت اللہ صاحب رنچھور لائن کراچی (صدقہ بکرا قادیان) ۲۵–۰–۰

(۱۴) نواب زادہ محمد عبد اللہ خانصاحب سندھ 〃 ۳۰–۰–۰

(۱۵) محمد یحییٰ خاں صاحب ادورسیر لاہور 〃 ۲۵–۰–۰

(۱۶) غلام علی صاحب کھوکھر کراچی۔ منجانب نذیر احمد صاحب کمپالہ مشرقی افریقہ (امداد درویشاں) ۲۰–۰–۰

(۱۷) غازی محمد امین محمد عمر صاحب موچی دروازہ لاہور 〃 ۵–۰–۰

(۱۸) لیفٹیننٹ سید نعمت اللہ شاہ صاحب مانسہرہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵–۰–۰

(۱۹) 〃 منجانب سیدہ بادشاہ بیگم صاحبہ 〃 〃 ۵–۰–۰

(۲۰) ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا منجانب غلام محمد صاحب مستاجر محمد صاحب جان چک ۳۵ سرگودھا (امداد درویشاں) ۵–۱۲–۰

(۲۱) 〃 〃 منجانب شیخ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا 〃 ۱۰–۰–۰

(۲۲) منور احمد صاحب اختر لنڈن (صدقہ عام) ۳–۰–۰

(۲۳) حمید احمد صاحب اختر جرمنی 〃 ۱–۰–۰

(۲۴) میاں غلام صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی ربوہ 〃 ۱–۰–۰

(۲۵) سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ کراچی (صدقہ حضرت صاحب برائے مستحق درویشاں) ۵–۰–۰

(۲۶) 〃 〃 (صدقہ سید محمود احمد شاہ صاحب پسر خود برائے مستحق درویشاں) ۵–۰–۰

(۲۷) بشیر احمد صاحب اختر ربوہ (امداد برائے غرباء قادیان) ۲–۰–۰

(۲۸) محمد عبد اللہ صاحب پارسل کلرک پشاور چھاؤنی (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵–۰–۰

(۲۹) میاں عبد الرحمٰن صاحب زرگر پنڈی چری (امداد درویشاں) ۱۵–۰–۰

(۳۰) 〃 (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵–۰–۰

(۳۱) شیخ رفیع الدین احمد صاحب کراچی (امداد درویشاں) ۵–۰–۰

(۳۲) شمیم احمد صاحب ولد ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کراچی (صدقہ بکرا قادیان) ۳۰–۰–۰

(۳۳) محمد حسین صاحب گھمن ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰–۰–۰

(۳۴) سیدہ ناصرہ طیبہ صاحبہ دختر سید ظہور احمد شاہ صاحب لاہور (امداد درویشاں) ۵–۰–۰

(۳۵) 〃 〃 منجانب والدہ صاحبہ خود (اسکنڈے نیویا مشن) یہ رقم متعلقہ صیغہ میں جمع کرا دی گئی ہے ۵–۰–۰

(۳۶) مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ (امداد درویشاں) ۱–۰–۰

(۳۷) لیڈی ڈاکٹر ناصر عنایت اللہ صاحب چنیوٹ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵–۰–۰

غیر مبایعین کا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وصیّت سے صریح انحراف

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

آجکل جماعت احمدیہ میں بعض منافقین کی فتنہ انگیزی کو ہوا دینے کے لئے غیر مبایعین حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھر رہے ہیں اور ان کی تعریف کر رہے ہیں۔ اے کاش کہ ان کی یہ محبت مخلصانہ ہوتی اور محض "کلمۃ حق ارید بھا الباطل" کا مصداق نہ ہوتی۔ اس بات کا امتحان بڑا آسان ہے کہ غیر مبایعین کی طرف سے یہ اظہار محبت سچا ہے یا جھوٹا اور وہ اس طرح کہ ہم ان سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر انہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے سچی محبت ہے تو اول تو وہ انہیں خلیفۃ المسیح تسلیم کریں جیسا کہ جناب ایڈیٹر صاحب الفضل نے بصراحت مطالبہ کیا ہے۔ دوئم وہ ان کے بنیادی عقائد اور وصیت میں ان سے موافقت کریں۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اہل پیغام محض جماعت احمدیہ کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے عقیدتمندانہ محبت سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور جماعت کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جس میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

اس سلسلہ میں ہم غیر مبایع اصحاب کے سامنے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ایک وصیت پیش کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ انہوں نے اس وصیت سے کیوں انحراف اختیار کر رکھا ہے؟ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

"اپنی بیماری میں یعنی ۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ نے (حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ) لکھوائی تھی اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔ اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں محمود احمد صاحب کا نام لکھا تھا" (رسالہ حقیقت اختلاف صفحہ ۹۶)

اللہ تعالیٰ نے سنہ ۱۹۱۱ء کی بیماری سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو صحت عطا فرما دی۔ پھر آپ سنہ ۱۹۱۴ء میں شدید بیمار ہوئے اور آپ نے اپنی مرض الموت میں بطور وصیت فرمایا کہ:۔

"خلیفے اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا"

(اخبار پیغام صلح ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۴ء)

پھر آپ نے ایک وصیت تحریر کروائی جس کے متعلق غیر مبایعین کا بیان ہے کہ:۔

"جب وصیت لکھ چکے تو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا کہ سب کو سنا دیں۔ انہوں نے کھڑے ہو کر سب سامعین کو بآواز بلند سنا دیا۔ پھر وہ بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تین دفعہ پڑھو۔ چنانچہ پھر مولوی محمد علی صاحب نے اٹھ کر دوبارہ اور پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ کوئی اور ضروری امر اگر رہ گیا ہو تو بتا دیں میں لکھ دوں۔ مولوی محمد علی صاحب نے مجلہ احباب نے عرض کیا کہ اور کوئی ایسا امر نہیں"

(ضمیمہ پیغام صلح ۵ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اس وصیت کا خلاصہ مرزا یعقوب بیگ صاحب کے الفاظ میں یہ تھا کہ:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک جانشین کے لئے وصیت فرمائی"

(پیغام صلح ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء)

اب غیر مبایعین خدارا بتائیں کہ اگر انہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی حقیقی محبت تھی تو انہوں نے حضور رضی اللہ عنہ کی وفات پر اس تاکیدی وصیت سے کیوں انحراف کر لیا اور کیوں اس پر اصرار کیا کہ جماعت میں خلیفہ نہ ہونا چاہیئے؟ مولوی محمد علی صاحب نے تو کہہ دیا تھا کہ:۔

"خلافت کا سلسلہ صرف چند روزہ ہوتا ہے تو کس طرح یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اگر ایک شخص (مراد خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ) کی بیعت کر لی تو اب آئندہ بھی کرتے جاؤ"

(ضمیمہ پیغام صلح ۲ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء)

تعجب ہے کہ اس عبارت میں "ایک شخص" ایسا تحقیر آمیز لفظ استعمال کرنے والے بھی آج آپ کی محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں!

(۳۸) اہلیہ چوہدری خلیل ... مبلغ امر ... نی قادیان) ۲۵–۰–۰

(۳۹) 〃 〃 〃 ... صدقہ بکرا قادیان) ۲۵–۰–۰

(۴۰) 〃 〃 〃 ... صدقہ عام) ۲۵–۰–۰

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

مردان

۲۶/۸/۵۶ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ مردان میں زیر صدارت میاں شہاب الدین نائب امیر جماعت احمدیہ مردان سیرت النبی صلعم کا جلسہ منعقد ہوا۔

میاں حسام الدین ایل ایل بی وکیل مردان نے تقریر کی۔ آپ نے حضور سرور کائنات کی زندگی کے مختلف واقعات حاضرین کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ کا حسن سلوک دشمنوں کے ساتھ برتاؤ اور اپنے ازواج مطہرات کے ساتھ تعلق کی وضاحت کی اور یہ ثابت کیا کہ حضور صلعم کی کوئی شادی کبھی دنیاوی جلبش اور ذاتی خواہشات کی بناء پر نہ تھی۔ بلکہ وقتاً فوقتاً اس کی ضرورت پیدا ہوتی رہی اور حضور کو شادی کرنی پڑی جس کا مقصد صرف تربیت قوم۔ اصلاح بسبق اور نمونہ اور اسوۂ حسنہ دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا۔

اس کے بعد محمد ظریف صاحب ایل ایل بی ایم اے نے سیرت النبی پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور صلعم کی ذات بابرکات ہی نے ہمیں عصمت انبیاء کا سبق سکھایا۔ اور تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت۔ عظمت اور پاکیزگی پر زور دیا۔

اس تقریر کے بعد ایک نوعمر بچہ محمد کریم نے حضور صلعم کی سیرت پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔

میاں شہاب الدین نائب امیر جماعت مردان

ایبٹ آباد

زیر صدارت ڈاکٹر غلام اللہ صاحب سیرت النبی کا جلسہ ہوا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل اصحاب نے تقاریر کیں۔

۱۔ مرزا منظور احمد صاحب ایم ایس۔ ایس

۲۔ مولانا ابوالعطاء صاحب

۳۔ مولانا عبدالسبوح صاحب

۴۔ صوفی بشارت الرحمن صاحب

بہت سے غیر احمدی معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

امیر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

اوکاڑہ

مورخہ ۲۷ اگست بروز پیر زیر صدارت چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔

تلاوت نظم کے بعد مقررین نے سیرت النبی صلعم کے مختلف پہلو بیان کئے۔

آخر میں صاحب صدر نے مختصر طور پر احباب کو تلقین کی وہ اپنی عملی زندگی میں آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں تاکہ دین و دنیا دونوں میں فلاح پائیں۔ جلسہ گیارہ بجے شب برخاست ہوا۔ جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ بعض غیر احمدی دوست بھی تشریف لائے تھے۔ جو اچھا اثر لے کر گئے۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

اعانت الفضل

۱۔ کرامت اللہ صاحب ۲۷ گارڈن روڈ کراچی کے لڑکے طاہر احمد صاحب نے امسال ایف ایس۔ سی کا امتحان اعلیٰ نمبروں پر سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ اس خوشی پر انکی والدہ صاحبہ نے مبلغ دس روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جن سے دو مستحق احباب کے نام خطبہ نمبر جاری کر دئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید علمی کامیابی عطا فرما دے۔

۲۔ محمد صالح صاحب سالٹ پانڈ افریقہ نے مبلغ ۱۰/۸ روپے اعانت کے لئے بھجوائے ہیں۔ کسی مستحق دوست کے نام اخبار جاری کر دیا جائے گا۔

(۳) شیخ محمد عبداللہ۔ حمید اللہ صاحبان ہول سیل کلاتھ مرچنٹس منڈر گلی لائلپور نے احمد یہ لائبریری لائلپور کے لئے ایک سال کے لئے اخبار الفضل جاری کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کے اس صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے اور دینی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ایبٹ آباد

مورخہ ۲۶ اگست بروز بدھ ساڑھے چار بجے ٹاؤن ہال میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت استانی ذکیہ صاحبہ معلمہ گورنمنٹ ہائی سکول منعقد ہوا۔ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مدیرہ مصباح نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" کے متعلق نہایت مدلل اور مفصل تقریر فرمائی۔

مدیرہ مصباح کی تقریر کے بعد امۃ الباسط دور عابدہ سلطانہ نے نظم "وہ پیشوا ہمارا" پڑھی اس کے بعد ایک غیر احمدی بہن بیگم خلیل نے "اسلام میں مساوات" کے متعلق تقریر فرمائی۔ اس کے بعد بیگم صاحبہ میجر محمد حنیف صاحب ملٹری ڈیری فارم نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے سلوک" پر نہایت مفصل مضمون پڑھا۔ پھر بیگم مہتہ عبدالخالق صاحب نے "آنحضرت صلعم کے عورتوں پر احسانات" پر نہایت دلچسپ مضمون پڑھا۔ آپ کے بعد بیگم صاحبہ مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے "اسلام سے قبل عورتوں کی حالت" پر مضمون پڑھا۔

جلسہ کی صدارت کے فرائض ڈی سی صاحب کی بیگم صاحبہ نے ادا کرنے تھے۔ لیکن طبیعت کی خرابی کی وجہ سے وہ اپنے فرض کو ادا نہ کر سکیں (لجنہ اماء اللہ ایبٹ آباد)

لاہور چھاؤنی

جلسہ کی کارروائی ۷½ بجے مکرم صوفی محمد رفیق صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دھرم پورہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سید بہاول شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد لاہور نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلائق کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی ازاں محمد رشید صاحب نے سیرت نبوی کے ان پہلوؤں کا ذکر کیا جن کا تعلق غرباء سے تھا۔

آپ کے بعد مرزا البشیر احمد صاحب نے "شان رسول اور فنافی اللہ کا مقام" پر چند منٹ تقریر کی۔ ان کے بعد عبدالقادر صاحب پریذیڈنٹ حلقہ چھاؤنی نے واقعات سے ثابت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق ازواج مطہرات سے نہایت اعلیٰ تھا جس سے حضور کے تزکیہ نفس کی نشاندہی ہوتی ہے

ازاں بعد شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی نے لطیف پیرائے میں بنی نوع انسان پر سرور کائنات کے احسانات گنائے اور حضور کے اقوال سے ثابت کیا کہ اعلےٰ تعلیم کی کوشش۔ علم سائنس میں تجسس اور تحقیق۔ آزادی تبلیغ اور امن و امان کا یہ چار ایسے زریں اصول ہیں۔ جن کی طرف حضور نے اپنے خدام کو خاص طور پر توجہ دلائی ۸-۳۰ پر یہ تقریب اجتماعی دعا پر ختم ہوئی۔ (جنرل سیکرٹری لاہور چھاؤنی)

قصور

۳۱/۸ بعد نماز جمعہ زیر صدارت ملک جلیل الرحمن صاحب۔ ۔ ۔ ۔ جلسہ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن مجید اور نظم کے ملک سراج منیر صاحب۔ محمد ہادی صاحب فاروقی۔ قریشی نور احمد صاحب۔ محمد اسلم صاحب فاروقی شاہد۔ سید داؤد شاہ صاحب اور شیخ محمد اسلم صاحب نے بذریعہ تقاریر۔ اور شوکت احمد صاحب ظفر احمد صاحب اور منصور احمد صاحب نے بذریعہ نظم حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ حاضری امید سے زیادہ تھی۔ بعد آخری تقریر صاحب صدر جلسہ بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔ محمد صادق فاروقی

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور

دعائے مغفرت

(۱) میری پھوپھی سماۃ عائشہ بیگم اہلیہ خواجہ اللہ دتہ صاحب سیالکوٹ بروز بدھ ۳۱/۸/۵۶ سیالکوٹ میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور نیک دل اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت رکھتی تھیں۔ مرحومہ موجودہ حالات کے فتنہ سے ہر وقت غم میں رہتی تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں تھی نہ کوئی بھائی۔ احباب مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مرحومہ کا جنازہ ربوہ میں لایا گیا۔ حضرت اقدس نے نماز جنازہ پڑھائی اور سپرد خاک کر دیا گیا۔ (محمد امین احمدی سب سٹاف ربوال)

(۲) میری لڑکی وحیدہ بعمر دس سال بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر ۲۱/۸/۵۶ کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو صبر کی توفیق بخشے آمین۔ عبدالقادر ملیر کینٹ سلہٹ ڈسٹرکٹ پاکستان

(۳) میرے بڑے بھائی محمد ابراہیم صاحب کا لڑکا رشید احمد بروز اتوار ۱۹/۸/۵۶ وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جاملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

محمد اسمٰعیل دکاندار بلڑہ کے ضلع شیخوپورہ

(۴) میری ہمشیرہ بعمر ۱۴ سال بعارضہ ٹائیفائڈ چند یوم بیمار رہ کر ہمیں داغ مفارقت دے کر ۲۶/۸/۵۶ بروز اتوار اپنے مولائے حقیقی سے جاملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور بوڑھے والدین اور بہن بھائیوں کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

قریشی عبدالحق ولد ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

دوست براہِ راست پاسپورٹ حاصل کرنے کی بھی کوشش کریں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قافلہ قادیان کے لئے اس دفعہ خدا کے فضل سے کثیر التعداد درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ چونکہ قافلہ میں باقاعدہ شمولیت کے لئے صرف دو صد افراد کی اجازت ہے اس لئے لازماً ہمیں بہت سی درخواستیں رد کرنی پڑیں گی۔ لہٰذا دوستوں کو چاہیئے کہ جو دوست اپنے اپنے ضلع سے براہِ راست پاسپورٹ حاصل کر سکیں وہ پاسپورٹ حاصل کر کے جلسہ کے ایام میں ازخود قادیان تشریف لے جائیں۔ ایسے اصحاب قافلہ کے ممبر تو شمار نہیں ہوں گے اور انہیں اپنی سواری وغیرہ کا انتظام بھی خود کرنا ہوگا لیکن بہرحال وہ اس ذریعہ سے قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کر سکیں گے۔ اور جلسہ میں بھی شریک ہو سکیں گے۔ امید ہے کہ امراء صاحبان اس اعلان کو اپنے اپنے حلقہ میں مناسب طریق پر پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ دوستوں کو بہرحال اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان جانا چاہیئے خواہ قافلے میں باقاعدہ شمولیت کے ذریعہ جائیں یا کہ اپنے طور پر پاسپورٹ حاصل کر کے جائیں۔

اس سال جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں ۱۲، ۱۳ و ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء مقرر ہوئی ہیں۔ اور قافلہ انشاء اللہ ۱۱ اکتوبر کی صبح کو روانہ ہو کر ۱۶ اکتوبر کی شام کو لاہور واپس آئے گا۔ جو دوست قادیان جائیں انہیں چاہیئے کہ جلسہ کی شرکت کے علاوہ قادیان کے مقدس مقامات یعنی **مسجد مبارک** اور **مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام** اور **بیت الدعا** اور **مسجد اقصےٰ** میں خصوصیت سے دعائیں کریں اور اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ دعاؤں اور دینی مشاغل میں گزاریں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ دفتر حفاظت مرکز۔ ربوہ۔ ۳ ستمبر ۱۹۵۶ء

جلسہ برکاتِ خلافت

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محلہ دارالصدر جنوبی کی طرف سے مورخہ ۷/۹/۵۶ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ساتھ ملحقہ گراؤنڈ میں جلسہ برکاتِ خلافت ہوگا۔ لاؤڈ سپیکر کے علاوہ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی ہوگا احباب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت عام ہے

الداعی سیکرٹری امور عامہ دارالصدر جنوبی ربوہ

درخواست دعا

بندہ کے بھائی عزیزم شریف احمد صاحب اشرف میڈیکل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(میاں) غلام احمد لائلپور

مال روڈ کی دوکان میں آتشزدگی

لاہور ۵ ستمبر۔ مال روڈ کی دوکان "ایکلپس ڈرائی کلینرز" میں کل آگ لگ جانے سے تقریباً چار ہزار روپے کے اونی اور ریشمی کپڑوں فرنیچر اور دوسرے قیمتی سامان کا صفایا ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ آگ بجلی کے تار میں نقص پیدا ہونے کی وجہ سے لگی۔

ڈھاکہ میں فائرنگ کے خلاف احتجاج۔ مکمل ہڑتال اور مظاہرے

وزراء پر حملے امریکی دفتر اطلاعات کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ دیئے گئے

کراچی ۶ ستمبر۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر فضل الحق کی درخواست پر صدر سکندر مرزا ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ مسٹر فضل الحق نے صدر سکندر مرزا سے بذریعہ تار یہ درخواست کی تھی۔ کہ وہ ڈھاکہ پہنچ کر صورت حال کا خود جائزہ لیں۔

ڈھاکہ میں کل فائرنگ کے خلاف مکمل ہڑتال رہی۔ مظاہرین نے امریکی دفتر اطلاعات کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ ڈالے۔ مرکزی وزیر مور اک عبداللطیف بسواس کے منہ پر کیچڑ پھینکا اور صوبہ کے ایک سابق وزیر عبدالسلام کو زدوکوب کیا

کل پولیس نے ڈھاکہ میں فائرنگ کی تھی اس کے خلاف احتجاج کے طور پر شہر میں آج زبردست ہڑتال رہی۔ جس کے باعث سارا کاروبار بالکل معطل رہا یہ ہڑتال عوامی لیگ نے کرائی تھی۔ آج شہر میں احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا۔ جس کی قیادت عوامی لیگ کے طلوبائی لیڈر کر رہے تھے۔ اس جلوس میں شامل لوگ پولیس اندگودز کے خلاف نعرے لگاتے رہے اہل جلوس نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ رکھی تھیں۔ اور وہ سیاہ جھنڈیاں اٹھائے ہوئے تھے۔ جلوس کے خاتمہ پر یونیورسٹی گراؤنڈ میں فائرنگ سے ہلاک شدگان کے لئے فاتحہ پڑھی گئی اور دعائے مغفرت کی گئی

پبلک جلسہ

شام کو پلٹن میدان میں ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے صدر مولانا عبدالحمید بھاشانی نے مرکزی حکومت پر زور دیا کہ وہ مشرقی پاکستان کے لوگوں کو بچانے کے لئے پندرہ دن کے اندر اندر سترہ لاکھ من اناج یہاں بھیجے۔ اگر یہ اناج نہ یہاں بھیجا گیا۔ تو سول نافرمانی شروع کر دی جائے گی۔

یہ جلسہ عوامی لیگ نے پولیس فائرنگ کے خلاف احتجاج کے طور پر بلایا تھا۔

ظاہر شاہ اگلے سال پاکستان آئینگے

کراچی ۵ ستمبر: وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ افغانستان کے ظاہر شاہ اگلے سال کے اوائل میں پاکستان آئیں گے۔ یاد رہے صدر سکندر مرزا نے پچھلے مہینے کابل پہنچ کر ظاہر شاہ کو پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ افغان وزیر اعظم سردار داؤد خاں اور وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خاں بھی پاکستان آئیں گے۔ ابھی ان کے دورہ پاکستان کی قطعی تاریخیں مقرر نہیں ہوئیں۔

مخلصین احباب جماعت کے اخلاص کا نمونہ

(بقیہ صفحہ ۵)

کہ ہاں یہی فرقہ احمدیہ ناجی ہے اور جو بھی اس میں آئے گا ناجی ہے۔ میں نے اس سے قبل حضور کو نہیں دیکھا تھا۔ بعد میں فوٹو دیکھ کر معلوم ہوا کہ یہی خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ غرض بڑے انکشافات ہوتے رہے اور انتہا یہ کہ بیعت کے بعد ایک روز دلدار مولا کریم سے ماں اور بچہ کی طرح اس رنگ میں گفتگو ہی کہ اسے مولا بے شک مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے میں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ کلام پاک میں جس قدر تیری صفات ہیں۔ وہ جاری و ساری ہیں۔ مگر میں تجھے بالمشافہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس قدر رقت طاری ہوئی کہ جانماز آنسوؤں سے بھیگ گیا۔ یوں معلوم ہوا کہ مولا کریم آ گیا ہے۔ اور میں نے اس کے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں میں اپنا سر بوجہ انتہائی رقت کے آہستہ آہستہ اس کے چہرے کی طرف اٹھاتا ہوں تو کیا دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ہیں اس سے مجھے وہ نکتہ جو اسجدوا لآدم میں ہے حل ہو گیا۔ چنانچہ میں نے حضور کو بیعت کا خط لکھا۔ دراصل یہ حضور اقدس کی توجہ ہی تھی کہ میں دہریت اور نیچریت سے نکل کر صحیح منزل پر پہنچ گیا

خاکسار قریشی بشیر احمد دہلوی یونٹ اکونٹنٹ گیریزن انجینئر آفس پشاور کینٹ